عشق دھمال

بیاء جی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عشق دھمال

عشق دھمال

بیاء جی

مکتبہ فجر

F-3، فیروز سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
0301-4492133
15/6، فضل سٹریٹ، پنج پیر روڈ، نیومزنگ، لاہور

تمام حقوق محفوظ بحق شاعرہ ہیں

کتاب	......	عشق دھمال
شاعرہ	......	بیاء جی
با اہتمام	......	نازاوکاڑوی
کمپوزنگ	......	زربفت پبلی کیشنز
اشاعت اوّل	......	مارچ 2018ء
قیمت	......	500 روپے
بیرون ملک	......	15 ڈالر، 10 پاؤنڈ
ناشر	......	مکتبہ فجر، اردو بازار لاہور

انتساب

محمد عثمان رانا

علی سلمان رانا

ایمان بنت علی

عنایہ بنت علی

کے نام

مختصر تعارف

تھریڈ پینٹنگ (مصورہ)
فیشن ڈیزائنر
ٹیکسٹائل ڈیزائنر
انٹریئر ڈیکوریٹر
شاعرہ (اردو اور پنجابی)
پاکستان ادبی فورم میں سپریم کونسل کی رکن
صدر پاکستان اوورسیز لیگ
صدر پاکستان گروپ آف جرنلسٹ
صدر پاکستان فیڈرل کونسل آف کالمسٹ
چیئر پرسن پنجابی ویہڑہ (رجسٹرڈ)
چیئر پرسن محراب فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
چیئر پرسن بیاء.جی فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ)
Biyas CEO بزنس کمپلیکس (رجسٹرڈ)

فہرست

☆	اپنے بارے میں (بیاء جی)	۱۱
O	نعت رسولؐ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۷
O	عشقِ احمدؐ	۱۸
O	نعت رسولؐ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۰
O	سلام	۲۱
O	دھڑکن دھڑکن ساز بجائے عشق دھمال	۲۲
O	عشق سے یہ سنسار ہے سائیں	۲۴
O	کیسا رُتبہ یہ پا لیا میں نے	۲۶
O	درد ہے میری ذات کا حصّہ	۲۸
O	مل گئی فرصت زمانے سے اُسے	۳۰
O	ہوش مندی سے دشمنی کرنا	۳۲
O	سانس لینا بھی بہت دشوار ہے	۳۳
O	یہ جو دنیا دکھائی دیتی ہے	۳۵
O	نین سے نین ملا کے ٹھہرے	۳۷

○ عشق کے در پہ جا کے لوٹ آئی	۳۹
○ اے دلِ نادان تجھ کو کیا ہوا	۴۱
○ خونِ دل اور بلو یا نہیں جاتا اب تو	۴۳
○ یہ جو دنیا دکھائی دیتی ہے	۴۵
○ لمحہ لمحہ آن جگائے عشق دھمال	۴۷
○ توڑ کے دل نہیں جایا کرتے کون اسے سمجھاتا	۴۹
○ تیری یاد کا سورج دل میں چمک رہا ہے	۵۱
○ سانسیں کھیلیں عشق دھمال	۵۳
○ پل پل کھیلوں عشق دھمال	۵۵
○ بڑی پرواز تھی جن کی جہاں میں	۵۷
○ آپ کے بِن زندگی بے زار ہے	۵۹
○ مجھے وجود کا حصّہ بنا کے چھوڑ دیا	۶۱
○ رات سپنوں میں جو ستاتا ہے	۶۳
○ کہتی ہے ہر سانس کی تال	۶۴
○ جس کو خوابوں میں دیکھتی ہوں میں	۶۶
○ باتوں باتوں میں یہ احسان اے جانی کر دو	۶۸
○ میٹھا میٹھا درد ہے اور محبت کیا ہے	۷۰
○ بنانے آیا تھا لیکن مٹا گیا مجھ کو	۷۲
○ اپنے وعدے سے ہے کب میں نے کہا، پھرتی ہوں	۷۴
○ کامیابی سے ہمکنار ہوئی	۷۶

O وہ مرے درد کی دوا نہ ہوا	۷۷
O محبت کی پہیلی جاگتی ہے	۷۹
O جب عشق سے دل بھرپور ہوا	۸۱
O او میرے پاک وطنا	۸۳
O میرے پاک وطن	۸۴
O دنیا بھر میں ایک یہی تو ہے بس میری جان	۸۵
O سامنے تیرے لب کشا ہوں میں	۸۷
O دل کے ہاتھوں فریب کھائے ہوئے	۸۸
O چاہت کا اک ستارا سائیں	۸۹
O حُسن کی کلی ہوں میں	۹۱
O پھول نرگسی ہوں میں	۹۴
O ظاہراً تری ہوں میں	۹۷
O پھول ہوں کلی ہوں میں	۹۸
O رو رہا تھا دل ابھی	۹۹
O سوچ میں گھری ہوں میں	۱۰۱
O اک سراب سی ہوں میں	۱۰۳
O پھُول کی ہنسی ہوں میں	۱۰۵
O گنگنا رہی ہوں میں	۱۰۷
O جتنا لکھ چکی ہوں میں	۱۰۹
O شمعِ زندگی ہوں میں	۱۱۱

○ دشمنوں کی چالوں پر ۱۱۲
○ خواب دیکھتی ہوں میں ۱۱۴
○ جھیل میں کھلی ہوں میں ۱۱۶
○ ایک شعر ۱۱۸
☆ منظر ۱۱۹
☆ سراب ۱۲۰
☆ حاصل ۱۲۲
☆ کیوں؟ ۱۲۳
☆ محبوب ۱۲۴
☆ ایمان کے لیے ایک نظم ۱۲۶
☆ عنایہ کے لیے ایک نظم ۱۲۷
☆ استقامت ۱۲۹
☆ اسرار ۱۳۰
☆ سکوتِ شام ۱۳۱
☆ بھید فطرت کے ۱۳۲
☆ احساس ۱۳۳
☆ کاش ۱۳۴
☆ نتیجہ ۱۳۵
☆ ہے ناں ایکٹنگ بہت ضروری ۱۳۶
☆ اعتراف ۱۳۷

☆	محبت عظیم جذبہ ہے	۱۳۸
☆	آنکھیں	۱۳۹
☆	گلہ	۱۴۰
☆	فکر	۱۴۲
☆	پھول سی صورت	۱۴۳
☆	یادیں	۱۴۴
☆	یاد کی ہتھیلی	۱۴۵
☆	احساس	۱۴۶
☆	وہم	۱۴۷
☆	خواب	۱۴۸
☆	آہ وزاری	۱۴۹
☆	انتظار	۱۵۱
☆	رُتیں سوگوار	۱۵۳
☆	خواب اور سراب	۱۵۵
☆	چوٹ	۱۵۷
☆	سچ	۱۵۸
☆	تشریح	۱۵۹
☆	نیا کمال	۱۶۰
☆	سوال	۱۶۱
☆	اجازت	۱۶۲

☆	دریائے محبت	۱۶۳
☆	بازگشت	۱۶۴
☆	حقیقت	۱۶۵
☆	کئی خواب ٹوٹے	۱۶۶
☆	سنہری یاد	۱۶۷
☆	نصیحت	۱۶۸
☆	دفعتہ	۱۶۹
☆	حرزِ جاں	۱۷۰
☆	مسکراہٹ	۱۷۱
☆	قیاس	۱۷۲
☆	ایک سچ	۱۷۳
☆	سانس کی ڈوری	۱۷۴
☆	سوچ	۱۷۵
☆	مشورہ	۱۷۶
☆	ہمدم	۱۷۷
☆	روگ	۱۷۸
☆	عشق	۱۷۹

اپنے بارے میں

لمحہ موجود میں جب میرا پہلا اردو شعری مجموعہ ''عشق دھمال'' شائع ہونے جا رہا تھا، میری ذہنی کیفیت کیا تھی، میں اس وقت اپنے محسوسات کو بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ ایک عجیب طرح کی خوشی اور طمانیت مجھے اپنے حلقہ مسرت میں لیئے ہوئے ہیں۔

شام کی پھیلتی ہوئی بے کنار وسعتوں میں سورج پناہ لے رہا تھا تو میں نے سوچا کہ ''عشق دھمال'' کیا ہے۔۔؟ میں نے آنکھیں موند کر اپنے باطن سے استفسار کیا تو جواب آیا کہ ''عشق دھمال'' دراصل اپنی چاہ کی منزل کو پا لینے کی خواہش کے لئے پیدا ہونے والی وہ عظیم کیفیت ہے جس کا تعلق صرف اور صرف روح سے ہے۔

یاد ماضی۔۔۔۔۔۔

انسانی زندگی میں یاد ماضی کو ہمیشہ ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ دوسرے سب انسانوں کی طرح میرے ذہن میں بھی یہ سوال موجود تھا کہ میں کون ہوں، مجھے کہاں جانا ہے۔ پیدائش سے قبل میں کہاں تھی۔۔۔؟ میرے روحانی سفر کا آغاز کیا ہے۔۔۔؟ اس سفر کی کوئی منزل ہے۔۔۔! بہر حال اس وقت کچھ کہنا مناسب نہیں اور نہ ہی اس وقت میری گفتگو کا یہ موضوع ہے۔ وقت ملا تو اس پر پھر کبھی بات ہوگی۔

ہاں۔۔۔ البتہ میں جب ماضی کے جھروکوں میں جھانکنے کی کوشش کرتی ہوں تو خود کو اپنے دونوں بیٹوں، محمد عثمان رانا اور علی سلمان رانا، کی تعلیم و تربیت میں سخت محنت اور

جانفشانی سے مصروف پاتی ہوں۔

حالات نے جب پلٹا کھایا تو مجھے زندگی میں تنہا ہی سفر کرنا پڑا۔ بچوں کو ماں اور باپ بن کر پالا۔

زندگی کے اس موڑ پر جب دیکھتی ہوں کہ بڑا بیٹا یورپ کی فضاؤں میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہا ہے اور چھوٹا یہاں لاہور میں ایک بڑے کمرشل ادارے میں ایک اعلیٰ پوسٹ پر اپنی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہے تو دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ دل جھوم اٹھتا ہے، ایک ناقابل بیان سرشاری اور روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کیفیت میں جی چاہتا ہے کہ میں چیخ چیخ کر آنے والی نسل کو بتاؤں کہ زندگی بھر حالات کے سمندر کی بپھری ہوئی لہروں کا مقابلہ کرتے رہو تو کامیابی اور کامرانی تمہارے قدم چومے گی اور ایک دن بپھرے ہوئے سمندر کی لہریں تمہارے قدموں کو چھونے کے لئے بے تاب ہو جائیں گی۔

یہی وہ روحانی کیفیت ہے جس کو میں نے ''عشق دھمال'' کا نام دیا۔ موجودہ حالات مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں اپنی عمر کے اس حصے میں اپنی وجدانی کیفیات کو جذبوں بھرے احساس سے پرو دوں۔ اس کیفیت کے اظہار کا دوسرا مقصد یہ بھی ہے کہ آنے والی نسل حالات کی ستم ظریفی سے تنگ آ کر کسی بھی طور منفی سوچ کو اپنے پاس نہ پھٹکنے دے۔ بُرے سے بُرے حالات میں بھی زندہ رہنے کی شعوری کوششوں میں مگن رہیں اور زندگی کے بھرپور جذبوں سے محنت کشید کر کے تمام تر مسائل پر قابو پالیں۔

ایک اور بات ۔۔۔ وہ یہ کہ شاعری کے ساتھ ساتھ مصوری بھی میری روح کا حصہ ہے۔ میں نے جب جب الحمرا آرٹ گیلری میں تصویری نمائش کا اہتمام کیا میرے احباب ،عزیز اور آرٹ سے محبت کرنے والوں سے ہمیشہ بہت زیادہ پذیرائی ملتی رہی جو یقیناً میرے لئے انعام کی حیثیت رکھتی ہے اس کامیابی کی لذت بھی ہر پل اچھوتے انداز میں محسوس کرتی رہتی ہوں۔

تھریڈ پینٹنگ (دھاگے سے تصویر نگاری) میرا شوق ہے اور مجھے اس سے جنون کی

حد تک عشق ہے۔سوئی دھاگے کی مدد سے لینڈ سکیپ، منی ایچر اور کیلیگرافی کے ساتھ ساتھ پورٹریٹ بھی بنائے۔سوئی دھاگے سے پینٹنگ کے جنون اور عشق نے مجھے اس قابل کیا کہ میں قران مجید کی سورۃ الرحمن کی 78 آیات پر بھی کام کیا۔

آپ یقین کریں کہ جس دن میں نے سورۃ رحمن کی آیات مکمل کیں تو خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ دل و دماغ میں ایسی روحانی تازگی محسوس ہوئی جس کا الفاظ میں اظہار کرنا ممکن ہی نہیں۔ ''عشق دی کلی'' (میری پنجابی شاعری کی کتاب) سے نکل کر ''عشق دھمال'' ڈھالنے لگی۔

مجھے اپنے وجود کا احساس ہونے کے ساتھ ساتھ اس بات کا یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تخلیق کر کے شاید جو کام لینا تھا' وہ لے لیا۔ میں اپنے آپ کو اس اعتبار سے بھی خوش قسمت خیال کرتی ہوں کہ سوئی دھاگے سے سورۃ الرحمن کو مکمل کرنے کا شرف بھی مجھے ملا۔

جنون کے کٹھن راستوں پر بعض احباب نے میرے راستے میں کانٹے بچھائے، اگرچہ ان کانٹوں کو میں چن تو نہ سکی مگر اس کا فائدہ یہ ہوا کہ میں نے کانٹوں پر چلنا سیکھ لیا۔

میں نے ان رشتوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے ہمیشہ میری جرأت و ہمت بھری آرزوؤں کو پتھر مارنے اور میں خوش اسلوبی سے ان کو اپنے دامن سمیٹ لیا۔ مگر پھر ایسا ہوا کہ میرے صبر اور حوصلے کی بدولت وہ تمام پتھر ایک مایوس ریت کی طرح بکھر گئے۔

انسانوں کے اس جنگل میں میں نے لاوارث، دکھی، معذور اور بے سہارا لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد کا مشاہدہ کیا تو یوں لگا کہ میرا دکھ ان کے سامنے معمولی ہے۔ بس اسی سفر میں میں نے دکھی انسانیت کا سہارا بننے کا ارادہ کیا۔ متعدد افراد کو ہنر سیکھا، باعزت روزگار حاصل کرنے کے قابل بنایا۔

ادبی اور سماجی خدمات کے لیے بیاء جی فاؤنڈیشن، محراب فاؤنڈیشن اور پنجابی ویہڑ کا پلیٹ فارم موجود ہے۔

بہت سی باتیں ہیں جو کرنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت کی قید ہے۔ زندگی نے ساتھ دیا تو اپنی یادوں کے سفر کو ضرور تحریر کروں گی۔

آخر میں مجھے جس بات کا اعتراف کرنا ہے وہ یہ کہ۔۔۔ ''میں نہیں جانتی کہ عشق کیا ہے۔۔۔؟ اور تصوف کیا۔۔۔؟ میں تو اتنا جانتی ہوں کہ ''عشق اور تصوف'' ایسے دو الفاظ ہیں جو میری روح کا حصہ ہیں۔

پنجابی زبان میں میری شاعری کی کتاب ''عشق دی کلی'' اور اردو زبان میں میری شاعری کی کتاب ''عشق دھمال'' دراصل میری زندگی کے مشاہدات، تجربات اور ذاتی محسوسات کے تال میل سے وجود میں آئی ہے۔

میری ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگا سکتے ہیں کہ۔۔۔ زندگی میں ہر وہ شے مجھے مل گئی جس کو کبھی چاہا بھی نہ تھا۔ بس یہ سب اس کی دین ہے۔ شاعری بھی اس ذات کی عطا ہے۔ وہ ذات برحق جس کو جتنی عطا کر دے اس کا ہر حالت میں شکر ادا کرنا چاہیے۔

اردو شاعری ''عشق دھمال'' کے حوالے سے جو بھی کہہ سکی ایک مجموعے کی شکل میں موجود ہے۔ اس میں کس حد تک کامیاب ہوئی، اس کا فیصلہ وقت کرے گا۔

آپ میری سوچ کے سفیر ہیں۔ آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔

بیاء جی

فروری ۲۰۱۸ء

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکہ رسولؐ کا ہے مدینہ رسولؐ کا
ہے مرتبہ جہان میں اعلیٰ رسولؐ کا

میرے سخن میں حبِ علیؑ کی مٹھاس ہے
لکھوں سدا میں نعت میں رتبہ رسولؐ کا

نوکِ سناں پہ خود ہی یہ قرآن نے کہا
ہے معتبر جہان میں کنبہ رسولؐ کا

مجھ پہ بپاء ازل سے ہے یہ پنجتن کا فیض
تکتی ہوں روز خواب میں چہرہ رسولؐ کا

عشقِ احمدؐ

درودِ پاک سے آئی روانی عشقِ احمدؐ میں
سنور جائے ہماری زندگانی عشقِ احمد میں
بیاء چشمِ تصور سے مدینہ دیکھ لیتی ہوں
ہوئی ہر آرزو میری سہانی عشقِ احمدؐ میں

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کام اعلیٰ کرکے دکھایا حضورؐ نے
ہے عام کو بھی خاص بنایا حضورؐ نے

کھوئے ہوئے تھے آدمی غفلت کے درمیاں
سویا ہوا شعور جگایا حضورؐ نے

انسانیت کے بھید عیاں کر دیئے سبھی
انسان کا وقار بڑھایا حضورؐ نے

ربّ کے بغیر سجدہ کسی کو نہیں روا
یکتا ہے اس کی ذات بتایا حضورؐ نے

اس کو معاف کر دیا جس نے بھی دُکھ دیا
لیکن کسی کا دل نہ دکھایا حضورؐ نے

دشمن نے پھر تو کلمۂ حق پڑھ لیا بیاء
اُس کو گلے جو بڑھ کے لگایا حضورؐ نے

علم اردو

سلام

ظلمت کی آندھیوں سے شناسا حسینؑ ہے
پانی کے سامنے بھی پیاسا حسینؑ ہے

ظالم یہ کہہ رہا ہے، مٹا دوں گا سب کو میں
مظلوم جانتے ہیں دلاسہ حسینؑ ہے

لبیک کہہ کے رقم کیا اسماعیل نے
جس داستاں کو اس کا اثاثہ حسینؑ ہے

روشن کیا یوں خون سے نانا کے دین کو
سب کہتے ہیں نبیؐ کا نواسہ حسینؑ ہے

جس کا نہیں ہے کوئی بیاء اس جہان میں
سارے جہاں میں اس کا اثاثہ حسینؑ ہے

O

دھڑکن دھڑکن ساز بجائے عشق دھمال
اَرض و سما کو ساتھ نچائے عشق دھمال

ساقی سنگ میخانے جھومنے لگتے ہیں
اب رِندوں کو کون سکھائے عشق دھمال

ہُو ہُو کا جب چاروں جانب شور اٹھے
کیسے اکھڑے قدم جمائے عشق دھمال

پیار کی نوبت باجے میلہ ساجے گا
بچھڑے ہُوؤں کو آن ملائے عشق دھمال

تال سے تال ملا کے ناچیں جب درویش
روح پہ مستی رنگ چڑھائے عشق دھمال

عشق سمندر میں جو دل غرقاب ہوئے
جسم و جاں کی پیاس بجھائے عشق دھمال

بیاء جو دیکھی شام قلندری مستی میں
دنیا والے دیکھ نہ پائے عشق دھمال

O

عشق سے یہ سنسار ہے سائیں
دل میرا دلدار ہے سائیں

خوشبوؤں کی نسبت تجھ سے
تجھ سنگ باغ بہار ہے سائیں

چاند چمکتا مکھڑا تیرا
میرا چین قرار ہے سائیں

حاکم مولا آقا مرشد
تُو میرا سردار ہے سائیں

کیسے میت کے گیت میں گاؤں
ٹوٹی من کی تار ہے سائیں

زخمی زخمی دل ہے میرا
آنکھ تِری تلوار ہے سائیں

میں تو ٹھہری عشق مسافر
تیرے ہاتھ مہار ہے سائیں

صدیوں سے ہیں نین پیاسے
دید تری درکار ہے سائیں

ساری دُنیا جھوٹ کی رسیا
بیاء اک فن کار ہے سائیں

O

کیسا رُتبہ یہ پا لِیا میں نے
عشق رہبر بنا لِیا میں نے

اس درِ ناز پر محبت سے
اپنے سر کو جُھکا لِیا میں نے

نہ تھمے جب ستم زمانے کے
ضبط اپنا بڑھا لِیا میں نے

دُنیا والے جو ہو گئے بہرے
خود کو ہر دُکھ سُنا لِیا میں نے

عشق مجھ میں دھمال ڈالتا ہے
خود سے دامن چُھڑا لِیا میں نے

دل دُکھا کر جو چل دیا تھا بیاء
اس کو رستے میں جا لِیا میں نے

سخنِ اردو

O

درد ہے میری ذات کا حصّہ
اور میں کائنات کا حصّہ

ذکر اس میں نہ تھا کہیں میرا
جتنا تھا تیری بات کا حصّہ

چاند اترا جو میرے آنگن میں
بن گئی میں بھی رات کا حصّہ

میری تقدیر نے بتایا مجھے
ہے محبت برات کا حصّہ

میرا زخمِ جگر کچھ اور نہیں
تھا کسی واردات کا حصّہ

کیا بتاؤں اسے بیاء جی ہجر
ہے نفی بھی ثبات کا حصّہ

سرائے اردو

O

مل گئی فرصت زمانے سے اُسے
کیا ملے گا اب دِوانے سے اُسے

کوئی تو پوچھے کبھی اس شخص سے
میں نے کب روکا ہے آنے سے اُسے

باندھتی کیوں کر نیا اک عہد پھر
ربط نہیں تھا جب پرانے سے اُسے

جب اَنا میری ہی مٹنی تھی تو پھر
ہاتھ کیا آتا منانے سے اُسے

میں کہانی کار کیوں بنتی بھلا
شوق جب نہ تھا فسانے سے اُسے

صبر بہتر تھا بیاء جی سو کیا
کیا ملے گا آزمانے سے اُسے

O

ہوش مندی سے دشمنی کرنا
اپنا مسلک ہے مے کشی کرنا

سانس کا کام آنا جانا ہے
مطمئن ہو کے زندگی کرنا

جمع کرنے کا فن نہیں آتا
ہم نے سیکھا ہے بس نفی کرنا

دوستوں سے ہے دوستی کرنا
کتنا مشکل ہے زندگی کرنا

جتنا مشکل ہے یہ جیے جانا
اُتنا مشکل ہے عاشقی کرنا

O

سانس لینا بھی بہت دشوار ہے
بن ترے یہ زندگی بے زار ہے

کیسے آؤں سارے ناتے توڑ کر
خون کے رشتوں کی اک دیوار ہے

ٹکڑے ٹکڑے جس نے یہ دل کر دیا
وہ تمہاری آنکھ ہے یا تلوار ہے

کھوئی رہتی ہوں تمہاری یاد میں
آج بُھولا مجھ کو یہ سنسار ہے

عشق میں ہم سے ہُوا جو بھی ہُوا
یاد کرنا اس کو یاں بے کار ہے

اس برس بھی مات دے گا وہ ہمیں
وہ بڑا چالاک ہے ہشیار ہے

دوستوں کو آزما بیٹھی بیاء
دشمنوں سے لڑنا ہی درکار ہے

O

آج بہار آئی
یادِ یار آئی

خوشی خوشی سے میں
زلف سنوار آئی

یاد فلک سے پھر
اُڑتی ڈار آئی

مرشد کے در پر
کئی کئی بار آئی

اب رونا بے سود
عمر گزار آئی

میں تیرے در پر
جان بھی وار آئی

منزل پر جا کے
ہمت ہار آئی

زخمِ جدائی کو
اور نکھار آئی

دیکھ بیاء ہر جا
تجھے پکار آئی

O

نین سے نین ملا کے ٹھہرے
کبھی وہ دل میں آ کے ٹھہرے

میرے ساتھ گزارے جیون
ہر اک چیز بُھلا کے ٹھہرے

اُمیدوں کا ایک دِیا ہوں
جل کر مجھے جلا کے ٹھہرے

دعویٰ جسے محبت کا ہے
میرے ناز اُٹھا کے ٹھہرے

میٹھی میٹھی باتوں سے وہ
میرا دل بہلا کے ٹھہرے

جو بھی ٹھہرے شرط یہی ہے
اپنا آپ مٹا کے ٹھہرے

چاہت کے ہر اِک دشمن کو
پتھر آج بنا کے ٹھہرے

خواب نگر کی باسی بیاء جی
مجھ کو پاس بلا کے ٹھہرے

O

عشق کے در پہ جا کے لوٹ آئی
اپنا سب کچھ لُٹا کے لوٹ آئی

لاش دیکھی جو اپنی حسرت کی
چند آنسو بہا کے لوٹ آئی

خوشی مانگی، غموں سے جھولی بھری
میں بھی دامن اٹھا کے لوٹ آئی

تیرے بِن دن یہ بیت جائیں گے
اس کو اتنا بتا کے لوٹ آئی

غم کے بے انتہا اندھیروں میں
آرزوئیں جلا کے لوٹ آئی

بزم سے جب اُٹھا دیا اس نے
خامشی مُسکرا کے لوٹ آئی

بوجھ دل پر پڑا ہوا تھا بیاء
دِل کو دِل کی سُنا کے لوٹ آئی

O

اے دلِ نادان تجھ کو کیا ہوا
آنکھ ہے حیران تجھ کو کیا ہوا

کیا ہوا وہ عشق جو ایمان تھا
صاحبِ ایمان تجھ کو کیا ہوا

مر گئی انسانیت اس دور کی
آج کے انسان تجھ کو کیا ہوا

کیوں عمل نہ ہو سکا قرآن پر
ناطقِ قرآن تجھ کو کیا ہوا

کیوں زباں پر چُپ کے پہرے ہیں لگے
بول میری جان تجھ کو کیا ہوا

کیوں نہیں ہے سُن رہا فریاد تُو
سنگ دل انسان تجھ کو کیا ہوا

ہوگئی زخمی بیاء کی رُوح بھی
درد کے درمان تجھ کو کیا ہوا

O

خونِ دل اور بلویا نہیں جاتا اب تو
جاگتی آنکھوں سے سویا نہیں جاتا اب تو

خالی ہاتھوں سے دعائیں نہیں مانگی جاتیں
خواب آنکھوں میں پرویا نہیں جاتا اب تو

آنکھیں کاجل کی سلائی سے جلی جاتی ہیں
بوجھ وعدوں کا بھی ڈھویا نہیں جاتا اب تو

درد سا اٹھتا ہے یادوں کے دھوئیں سے لیکن
اور آنکھوں کو بھگویا نہیں جاتا اب تو

مجھے اس غم کو بھلانے کا جنوں طاری ہے
اپنے سینے میں سمویا نہیں جاتا اب تو

یہ ارادہ ہے بیاء اس کو بناؤں اپنا
لگ کے دیوار سے رویا نہیں جاتا اب تو

سلسلۂ اردو

O

یہ جو دنیا دکھائی دیتی ہے
عشق ہی کی دُہائی دیتی ہے

آج دل کا مچلنا کہتا ہے
تیری آہٹ سُنائی دیتی ہے

ایک ہستی جو دل میں ہے بستی
وہ سدا کی جُدائی دیتی ہے

تو نے مجھ کو دکھوں میں چھوڑ دیا
مجھ کو طعنے خُدائی دیتی ہے

جھوٹی سچی ہر ایک بات یہاں
دنیا بھر کو دکھائی دیتی ہے

عشق کرنا سدا کا گھاٹا ہے
ساری دنیا دُہائی دیتی ہے

باوفا مان لو بیاء اس کو
اُس کی دُنیا صفائی دیتی ہے

عشق دھمال

لمحہ لمحہ آن جگائے عشق دھمال
مجھ کو اپنے ساتھ نچائے عشق دھمال

اس پل میری ذات نفی ہو جاتی ہے
جب ہاتھوں میں ہاتھ تھمائے عشق دھمال

تن من ایک مسافت پر چلنے لگ جائیں
جب بھی مجھ میں آن سمائے عشق دھمال

میں ناہیں تُوں، تُوں کا ورد پکاتی ہوں
جب جب اپنی جھلک دکھائے عشق دھمال

گنج شکرؒ کے وارے وارے جاؤں سکھی
جس کے در سے بھید ہے پائے عشق دھمال

عشق کے عین میں ہیں لاکھوں اَسرار چُھپے
آسانی سے سمجھ نہ پائے عشق دھمال

جس کے دل میں بسی ہوئی ہے یہ دُنیا
مشکل سے بھی جان نہ پائے عشق دھمال

اندر باہر ایک ہی نغمہ گُونجے ہے
جب جب مجھ میں آن سمائے عشق دھمال

ہر مشکل میں بیاء وہ ہاتھ پکڑتا ہے
قوسِ قزح بن کے لہرائے عشق دھمال

○

توڑ کے دل نہیں جایا کرتے کون اسے سمجھاتا
چپ سادھی ہے ڈرتے ڈرتے کون اسے سمجھاتا

کون اسے سمجھاتا لڑا نہیں کرتے اپنوں سے
ہنس دینا تم لڑتے لڑتے کون اسے سمجھاتا

روٹھنے والے مان ہی جایا کرتے ہیں بالآخر
غصّہ وُسّا کرتے کرتے کون اسے سمجھاتا

چاہت کا ہر رنگ نرالا ہوتا ہے جیون میں
رنگ سبھی اس میں ہیں بھرتے کون اسے سمجھاتا

عشق میں اپنا آپ گنوانا اچھا شگن نہیں ہے
روزانہ ہیں سجتے سنورتے کون اسے سمجھاتا

اسے بھلانا بیاء جی اپنے بس کی بات نہیں ہے
سو سو بار ہیں آہیں بھرتے کون اسے سمجھاتا

O

تیری یاد کا سورج دل میں چمک رہا ہے
اور وفا کا چاند ابھی تک دمک رہا ہے

شاید تجھ کو یاد نہ ہو اے جانم سن لے
تیرا پیا گلاب ابھی تک مہک رہا ہے

میرے اندر پیار بھرا اک جذبہ ہے جو
تجھ کو دیکھ کے تیری جانب لپک رہا ہے

جس کو تیرے پیار کے نام پہ میں نے پالا
ہر ہر پل وہ اک پنچھی سا چہک رہا ہے

اک کھڑکی جو تیری خاطر کھلی ہوئی ہے
اس میں اک لڑکی کا دل بھی دھڑک رہا ہے

جانِ بیاء اب تھوڑی دیر کو ہی آ جاؤ
ان آنکھوں میں اک شعلہ سا بھڑک رہا ہے

علم و ادب

عشق دھمال

سانسیں کھیلیں عشق دھمال
بُھول پِیا کا ہجر وصال

من میں پی کا پیار بسا کے
دنیا کی ہر چیز بُھلا کے
مر کے جینا ہنر کمال
سانسیں کھیلیں عشق دھمال

قبلہ کعبہ ساجن دوارا
چین سکون قرار ہمارا

بِن درشن کے جینا محال
سانسیں کھیلیں عشق دھمال

روم روم میں چھائی مستی
بَسی ہے من میں پریم کی بستی
آ کے پوچھ پیاء کا حال
سانسیں کھیلیں عشق دھمال

عشق دھمال

پل پل کھیلوں عشق دھمال
ہُوا ہے موہے پی کا وصال

روم روم میں عشق سمایا
تن پہ ازلی رنگ سجایا
کعبہ جو ساجن کو بنایا
دیکھو میرے دستِ سوال
پل پل کھیلوں عشق دھمال
ہُوا ہے موہے پی کا وصال

ہر ہر سے ہے رُوپ نرالا
پِیا مورا ہر سے اعلیٰ
وہ مورا ازلی رکھوالا
ہر مشکل میں ہے وہ ڈھال
پل پل کھیلوں عشق دھمال
ہُوا ہے مورے پی کا وصال

ذکر ہے صبح و شام اُسی کا
اندر باہر نام اُسی کا
ہر آغاز انجام اُسی کا
اُس سے چھپنا ہوا محال
پل پل کھیلوں عشق دھمال
ہُوا ہے موہے پی کا وصال

O

بڑی پرواز تھی جن کی جہاں میں
ہوئے شامل وہ آخر رفتگاں میں

جنہیں خوف و خطر لاحق ہوا ہو
نہیں ہوتے وہ شامل کارواں میں

مرا محلوں سے دل اُکتا گیا ہے
پرندے خوش ہیں اپنے آشیاں میں

مکیں کوئی نظر آتا نہیں ہے
مکاں کس کا ہے جانے لامکاں میں

کسی لمحے یقینا پار ہوں گے
ابھی ہیں کچھ سمندر درمیاں میں

خیالِ یار میں گُم ہوں ازل سے
نہیں ہے دوسرا وہم و گماں میں

نشانے پر ہے تیرا دل سنبھل جا
بیاء اک تیِر رکھا ہے کماں میں

O

آپ کے بِن زندگی بے زار ہے
سانس لینا بھی مرا دشوار ہے

آ تو جاؤں سارے ناتے توڑ کر
راستے میں یہ جہاں دیوار ہے

دوستوں نے دشمنی کی ٹھان لی
دوستوں کی دشمنی سے پیار ہے

کاٹ ڈالیں اک نظر میں کوہ بھی
آنکھ خنجر، اَبرو اک تلوار ہے

غور کرتا ہی نہیں، سچ بات سے
یہ زمانہ کس قدر بے زار ہے

کھوئی رہتی ہوں تمہاری یاد میں
آج بُھولا مجھ کو یہ سنسار ہے

جس میں تیرا تذکرہ نہ ہو بیاء
ایسی ہر اک بات سے انکار ہے

عشق و مستی اب بیاء جی بھول جا
پہلے کیا کم جان کو آزار ہے

O

مجھے وجود کا حصّہ بنا کے چھوڑ دیا
عجیب شخص تھا اپنا بنا کے چھوڑ دیا

میں ٹھاٹھیں مارتا جذبوں کا ایک دریا تھا
ہوائے ہجر نے صحرا بنا کے چھوڑ دیا

کوئی طلسم مری ذات میں اُتارا پھر
زمانے بھر میں تماشا بنا کے چھوڑ دیا

تیرے گلاب لبوں نے چُھوا محبت سے
پھر اک مہکتا فسانہ بنا کے چھوڑ دیا

میں جس کے ناز اٹھاتی رہی قدم بہ قدم
اُسی نے مجھ کو دیوانہ بنا کے چھوڑ دیا

اشارتاً بھی نہ دیکھا کسی نے میری طرف
بیاء جی ایک تماشا بنا کے چھوڑ دیا

O

رات سپنوں میں جو ستاتا ہے
دن کو بھی وہ مجھے بُلاتا ہے

سامنے بھی کبھی نہیں آتا
جو مجھے ہر گھڑی رُلاتا ہے

کچھ سمجھ ہی تو آ نہیں پایا
اس سے میرا یہ کیسا ناتا ہے

ہنستے ہنستے رُلا دیا اُس نے
مجھ کو رونے پہ جو ہنساتا ہے

غم کی بنیاد جو بنا ہے بیاء
کب ستانے سے باز آتا ہے

O

کہتی ہے ہر سانس کی تال
عشق دھمال، عشق دھمال

میرے لبوں پر چہک اٹھے
وصل کی چاہت بھرا سوال

درد و غم سے ملے نجات
پوری ہو جو عرضِ حال

پہلی چال پہ حیراں میں
چلے زمانہ دوسری چال

وہی ہوا ہے اب کے برس
ہوا تھا جیسا پچھلے سال

کر پوری میری حاجات
مجھے نہ اپنے درد سے ٹال

دل سے اسے نکال بیاء
خود کو مشکل میں مت ڈال

O

جس کو خوابوں میں دیکھتی ہوں میں
اسی ہستی کو پُوجتی ہوں میں

ہر طرف بس وہی دکھائی دے
آج کل جتنا سوچتی ہوں میں

ایک چہرہ نظر سے ہٹتا نہیں
ہر طرف اس کو دیکھتی ہوں میں

تجھ سے قائم تھی رونقِ ہستی
زندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہوں میں

جو کہی جائے گی نہ دنیا میں
وہ کہانی چھپی ہوئی ہوں میں

بعد مدّت بیاء جی دیکھو تو
بے ارادہ بہت ہنسی ہوں میں

O

باتوں باتوں میں یہ احسان اے جانی کر دو
دو گھڑی میرے لیے جادو بیانی کر دو

کی تھی اک بار مری آنکھوں نے جو دھیرے سے
آرزو پوری وہی آج پرانی کر دو

مجھ سے جھیلی نہیں جاتی مری تنہائی اب
دفعتاً چھو کے مجھے آج دِوانی کر دو

میرے جذبوں میں رچی ایک عجب خواہش ہے
تم بنو راجا مجھے روپ کی رانی کر دو

ان خزاؤں میں چلے آؤ کبھی مثلِ بہار
موسمِ دل میں ذرا پیدا حیرانی کر دو

اس ستم گر سے کسی روز مجھے ملوا دو
میرا یہ کام ذرا سا بیاء جانی کر دو

[watermark]

O

میٹھا میٹھا درد ہے اور محبت کیا ہے
بس اک آہِ سرد ہے اور محبت کیا ہے

دکھی دلوں کا بنتی ہے یہ سدا سہارا
سب کی یہ ہمدرد ہے اور محبت کیا ہے

تجھ کو تو معلوم ہے اے شامِ تنہائی
آئینے پہ گرد ہے اور محبت کیا ہے

ہجر میں رہتا ہے اس کا سورج گہنایا
چاند کی صورت زرد ہے اور محبت کیا ہے

جیون کے دشتِ ویراں کی پہنائی میں
تنہا راہ نورد ہے اور محبت کیا ہے

بے حس انسانوں کی بھیڑ میں اے بیاء
اک زندہ دل فرد ہے اور محبت کیا ہے

اردو

O

بنانے آیا تھا لیکن مٹا گیا مجھ کو
کہ یاد کرنا تھا جس نے بھلا گیا مجھ کو

یہ ہجر، پیار کا جس نے دیا مجھے انعام
ہنسانے آیا تھا لیکن رُلا گیا مجھ کو

وہ میری یادوں میں شامل ہوا عجیب طرح
کہ دور رہ کے بھی اپنا بنا گیا مجھ کو

وہ ایک شام مرے نام سے ہوا منسوب
کہانی اور کسی کی سنا گیا مجھ کو

وہ خواب اور حقیقت کے درمیاں تھا کہیں
بھلانا چاہا بھی تو یاد آ گیا مجھ کو

بڑی طویل کہانی ہے کیا سناؤں بیاء
وہ اک پہیلی سنا کے چلا گیا مجھ کو

O

اپنے وعدے سے ہے کب میں نے کہا، پھرتی ہوں
اوڑھ کے تیری وفاؤں کی ردا، پھرتی ہوں

سنگدل ہے یہ زمانہ اسے پہچان چکی
جانتے بوجھتے اس میں ہی سدا، پھرتی ہوں

عشق والوں کی طریقت سے نہیں تم واقف
مسلکِ عشق کی میں بن کے اَدا، پھرتی ہوں

سایۂ مہر و وفا سر پہ ابھی ہے قائم
اپنے ہمراہ لیے کوئی دعا، پھرتی ہوں

جب مجھے عشق میسر ہے گنواؤں کیوں کر
ساتھ لے کے یہ محبت کی عطا، پھرتی ہوں

میں جلاتی ہوں ترے نام کا روزانہ دِیا
لوگ کہتے ہیں جو دیوانی بیاء، پھرتی ہوں

O

کامیابی سے ہمکنار ہوئی
تم سے مل کر میں باوقار ہوئی

کہنے کو تھی حسیں پہلے بھی
تیرے چھونے سے شاہکار ہوئی

تیری آنکھوں میں خود کو دیکھا تو
میں حیاء سے ہوں شرمسار ہوئی

ایک تصویر کل جو ہاتھ لگی
دیر تک تھی میں اشکبار ہوئی

بے دِلی سی تھی میری ہر خواہش
چھو لیا تو نے خوشگوار ہوئی

O

وہ مرے درد کی دوا نہ ہوا
لہُو آنکھوں سے بھی روا نہ ہوا

وہ چلا بھی گیا مگر اب تک
اس کے رستے پہ دل ہے بیٹھا ہوا

جب چراغِ وفا جلا دیا پھر
رخ اسی کی طرف ہوا کا ہوا

رُوپ روشن تھا اک محبت کا
تم بھی دیکھو اسے مہکتا ہوا

میری تنہائی دوست ہے میری
اور اک زخم ہے سلگتا ہوا

یہ خوشی مفت میں نہیں پائی
ہوش مندی سے دل دِوانہ ہوا

کیوں بیاء جی پکارتی ہو اُسے
جس کو چھوڑے طویل عرصہ ہوا

O

محبت کی پہیلی جاگتی ہے
کہ جب تنہا حویلی جاگتی ہے

کوئی ویران سا رستہ ہے جس پر
کوئی حسرت اکیلی جاگتی ہے

مجھے معلوم ہے سپنوں میں میرے
تری خاطر چنبیلی جاگتی ہے

مقدر دستکیں جس دم ہے دیتا
تو دلہن اک نویلی جاگتی ہے

اچانک یاد آتی ہے جب اس کی
تو قسمت کی پہیلی جاگتی ہے

وہی تقدیر کہتے ہیں جسے سب
بیاء جی کی سہیلی جاگتی ہے

O

جب عشق سے دل بھرپور ہوا
جگ کی ہر شے سے دور ہوا

اس شخص نے جب سے توڑا دل
ہر جذبہ چور و چور ہوا

بکھری ہوں روح کے آنگن میں
جب سے ساجن مستور ہوا

میں ٹھنڈی ٹھار فضاؤں سی
اور من میرا تنوّر ہوا

اک سپنے جیسا اپنا تھا
جو فطرت سے مجبور ہوا

ہر ایک قدم الٹا ہی پڑا
جب دشمنِ جاں مسرور ہوا

میں بیاء کسی سے کیا کہتی
مرا ساجن ہی مغرور ہوا

او میرے پاک وطنا

سارے جگ میں نہیں کوئی تجھ سا او میرے پاک وطنا
تیرے جشن مناؤں ہر لمحہ او میرے پاک وطنا
تیری آزاد فضاؤں میں گھوموں
تیرا ہر اک ذرہ چوموں
یہ مہکتی فضائیں میرا سپنا او میرے پاک وطنا
دم دم مانگوں خیر میں تیری
دنیا میں پہچان تو میری
سب غیر ہیں تو ہے میرا اپنا او میرے پاک وطنا
دریا نہریں باغ یہ تیرے
جینے کا احساس ہیں میرے
میں نے نام ہے تیرا سدا جپنا او میرے پاک وطنا

میرے پاک وطن

سورج چاند ستارے پیارے، پیارے ہیں دن رات
پھر بھی میرے پاک وطن سی نہیں کسی میں بات

اپنے وطن کا ذرّہ ذرّہ امن کا ہو گہوارہ
یہی ہے عزم ہمیشہ سے بس یہی ہے خواب ہمارا
زندہ رہے گا یہی ہمارا جذبہ تاحیات

جب تک جان ہے پاک وطن کی عظمت کے گن گائیں
اپنے لہو کی قربانی سے ہم اس کو مہکائیں
یہی ہے کل اثاثہ اپنا، یہی ہے کائنات

قائد اور اقبال کی چاہت ہے یہ پاکستان
رہے سلامت تا قیامت یہی دعا ہر آن
انسانیت کا ہر دشمن بیاء جی ہووے مات

O

دنیا بھر میں ایک یہی تو ہے بس میری جان
اپنی جان سے بڑھ کے مجھ کو پیارا ہے پاکستان

اس کے سنہرے کھیت ہمیشہ سونا اگلیں میرے لیے
اس کے گلشن خوشبو بن کے ہر سُو بکھریں میرے لیے
میرا وطن میرا سرمایہ میرا وطن ہے میری شان
اپنی جان سے بڑھ کے مجھ کو پیارا ہے پاکستان

یہ رکھوالا ہے ہم سب کا، ہم اس کے رکھوالے ہیں
دھرتی ماں سے پیار ہے ہم کو کتنے بھاگوں والے ہیں

ہر پل اس کو رکھے سلامت سوہنا رب رحمان
اپنی جان سے بڑھ کے پیارا ہے مجھے پاکستان

آتی جاتی سانسیں اس کی مانگیں ہر پل خیر
اُس کا نام ونشان مٹ جائے رکھے جو اِس سے بیر
میں اِس کا عنوان بیا جی یہ میرا عنوان
اپنی جان سے بڑھ کے پیارا ہے مجھے پاکستان

O

سامنے تیرے لب کشا ہوں میں
تیری صورت ہے آئنہ ہوں میں

چھوڑنا راہ میں تری فطرت
تیری فطرت سے آشنا ہوں میں

پیار کرنا تمہیں سکھایا تھا
ہاں محبت کی رہنما ہوں میں

تو فقط اپنی موج میں ہے مست
اور چاہت بھری خطا ہوں میں

جو سدا ہوتی ہے اشاروں سے
جانِ من ایسی التجا ہوں میں

O

دل کے ہاتھوں فریب کھائے ہوئے
عمر گزری ہے مسکرائے ہوئے

کچھ ستارے تھے تیرے وعدوں کے
میری سوچوں میں جھلملائے ہوئے

غیر کا نام کس لیے لیتے
ہم تھے اپنوں کے ہی ستائے ہوئے

کچھ ٹھکانہ نہ تھا مسرت کا
وہ مرے خواب میں تھے آئے ہوئے

اے مرے چارہ گر کبھی سوچا
دور رہ کے ہو تم پرائے ہوئے

O

چاہت کا اک ستارا سائیں
تیرا نام چتارا سائیں

سانسیں پھول گئی ہیں
آیا نہیں کنارا سائیں

روزانہ ہنستا ہے مجھ پر
شام کا پہلا تارا سائیں

تیرے در سے کبھی نہ اٹھوں
ہو جو ترا اشارہ سائیں

کیسے کہوں میں نام پیا کا
مجھے ہے خود سے پیارا سائیں

دیا مری اوقات سے بڑھ کر
ہوا ہے خوب گزارا سائیں

بیاء جی کا پہلا مجموعہ
چاہت بھرا شمارا سائیں

O

حُسن کی کلی ہوں میں
بہار میں کِھلی ہوں میں

درد و غم سمیٹ کر
پیار بانٹتی ہوں میں

تِنکا تِنکا جوڑ کر
گھر بنا رہی ہوں میں

راستے کٹھن سہی
ٹھیک جا رہی ہوں میں

آسمان کی گود میں
اے زمین پلی ہوں میں

مِل کے اک فقیر سے
سوچنے لگی ہوں میں

پتھروں کے شہر میں
کانچ بیچتی ہوں میں

منزلیں نہ راستہ
کس طرف چلی ہوں میں

جاگتے ہوئے سدا
خواب دیکھتی ہوں میں

خود پہ اعتماد ہے
خود سے لڑ رہی ہوں میں

اب عدُو کوئی نہیں
سب کی دوستی ہوں میں

کون روک پائے گا
اب تو چل پڑی ہوں میں

رُت خزاں کی ہے مگر
کیوں مہک رہی ہوں میں

پھول پھول زندگی
پھر بکھر گئی ہوں میں

حوصلے بلند ہیں
گِر کے پھر اُٹھی ہوں میں

رہوں گی آسمان پر
زمین سے چلی ہوں میں

کس کے انتظار میں
راہ میں کھڑی ہوں میں

واں رہوں گی مستقل
یاں پہ عارضی ہوں میں

O

پھول نرگسی ہوں میں
ایک بے خودی ہوں میں

نام ہے غزل مِرا
شعر سے بنی ہوں میں

بے خبر وہ مجھ سے ہے
جس کو سوچتی ہوں میں

میری شاعری ہے وہ
اس کی شاعری ہوں میں

درد مِٹ نہیں سکا
آہ بھر چکی ہوں میں

چُھو لیا خیال میں
تجھ کو جُھومتی ہوں میں

منہ سے کچھ نہیں کہا
ایسی خامشی ہوں میں

درد آشنا ہوں میں
درد میں ڈھلی ہوں میں

عشق کا ہے دائرہ
درمیاں کھڑی ہوں میں

اب میں تیری ہوں بھلے
کیا بُری بھلی ہوں میں

بج رہی ہوں ہر گھڑی
جیسے بانسری ہوں میں

شاعری کے باب میں
ہاں نئی نئی ہوں میں

آسماں سے اِس زمیں
پر بیاء گری ہوں میں

[watermark]

O

ظاہراً تری ہوں میں
پھر بھی اجنبی ہوں میں

راز ہے یہی مِرا
راز میں ڈھلی ہوں میں

دل کی دل میں رہ گئی ہوں
بات ان کہی ہوں میں

جھلملاتی جھیل کا
آئینہ بنی ہوں میں

مت کھُلو کسی پہ بھی
خود کو ڈانٹتی ہوں میں

O

پھول ہوں کلی ہوں میں
حسن میں ڈھلی ہوں میں

وہ سمجھ نہیں سکا
ایسی آگہی ہوں میں

چاند میرے دیکھ تُو
تیری چاندنی ہوں میں

ایک یاد سے یہاں
روز کھیلتی ہوں میں

O

رو رہا تھا دل ابھی
کیسے ہنس پڑی ہوں میں

آنے والا آئے گا
بام پہ کھڑی ہوں میں

آسماں کی گود میں
اے زمیں! پلی ہوں میں

سب بدل گئے مگر
ویسے کی ویسی ہوں میں

منفرد ہوں سب سے یاں
لڑکی عام سی ہوں میں

سلسلے ہیں عشق کے
جس کی اک کڑی ہوں میں

کون جانتا ہے یہ
تجھ پہ کب مری ہوں میں

بھول جاؤ ہجر کو
وصل کی گھڑی ہوں میں

عشق کی کتاب کا
حرف آخری ہوں میں

بس بچھڑ کے خود سے بھی
خود سے ہی ملی ہوں میں

ڈھونڈ لے مجھے کوئی
خود میں کھو چکی ہوں میں

O

سوچ میں گھری ہوں میں
سوچ کیا رہی ہوں میں

جو مچی رقیبوں میں
ایسی کھلبلی ہوں میں

جس سے کم فہم ڈریں
ایسی برتری ہوں میں

اپنے ہاتھ مت جلا
آگ ہجر کی ہوں میں

آئینے نے پھر کہا
کتنا بولتی ہوں میں

چاند چودھویں کا وہ
اس کی چاندنی ہوں میں

آسماں بتا مجھے
کس جگہ پڑی ہوں میں

ہر طرف رات ہے
دن چڑھا رہی ہوں میں

تھی ابھی ابھی یہاں
اب وہاں گئی ہوں میں

شہرِ ریگزار میں
بہتی اک ندی ہوں میں

دکھ بہت اُٹھائے ہیں
نازوں سے پلی ہوں میں

O

اک سراب سی ہوں میں
جیسے دل لگی ہوں میں

رو پڑوں گی ہجر میں
یوں بھری ہوئی ہوں میں

کیا بتاؤ گے مجھے
سب سمجھ رہی ہوں میں

دل میں دُکھ ہزار ہیں
پھر بھی جی رہی ہوں میں

دل بِکھرتا ہے مِرا
جب سمیٹتی ہوں میں

رنگ سب خدا کے ہیں
رنگوں سے رنگی ہوں میں

آپ سے بچھڑ کے ہی
آپ سے مِلی ہوں میں

اِک خُدا کے عشق میں
رہ کے سوچتی ہوں میں

دل بیاء بیاء کہے
دل کو ٹالتی ہوں میں

O

پھُول کی ہنسی ہوں میں
وجہِ تازگی ہوں میں

بے سبب لگایا دل
آج سوچتی ہوں میں

اس کو کچھ خبر بھی ہے؟
جس کی ہو گئی ہوں میں

تیرے ساتھ رہ کے بھی
تجھ سے اجنبی ہوں میں

باعثِ سکوں ہے جو
ہاں وہی گھڑی ہوں میں

خوشبوؤں کا پیرہن
پہن کر چلی ہوں میں

تتلیوں کی راہ پر
سارا دن رہی ہوں میں

بولتی یونہی نہیں
کُھل کے کہہ رہی ہوں میں

مانگ رات کی بھری
جب بیاء ہنسی ہوں میں

O

گُنگنا رہی ہوں میں
جیسے شاعری ہوں میں

پتھروں کے دیس میں
گویا کانچ کی ہوں میں

اس کتابِ عشق کا
حرفِ آخری ہوں میں

وہ جو میرا بخت ہے
اس کو پڑھ رہی ہوں میں

اس قدر بھی خاک نہیں
جتنی شبنمی ہوں میں

چاند نے کہا مجھے
سب سے قیمتی ہوں میں

روز خواب وادی میں
تجھ کو ڈھونڈتی ہوں میں

حالِ دل سُنا بیاء
خود سے پوچھتی ہوں میں

O

جتنا لکھ چکی ہوں میں
تجھ کو دے رہی ہوں میں

جو نہ ہو سکے گی کم
ایسی روشنی ہوں میں

چلتے چلتے بھی اُدھر
دفعتاً رکی ہوں میں

بڑھ کے چھُو لیا فلک
خود پہ گر پڑی ہوں میں

دو گھڑی کی زیست میں
صدیاں کاٹتی ہوں میں

ہر نفس اسے بیاء
کتنا سوچتی ہوں میں

سخن اردو

O

شمعِ زندگی ہوں میں
گُڑیا موم کی ہوں میں

راستہ ہے اجنبی
جس پہ چل پڑی ہوں میں

بارشوں میں پہلے سا
لُطف ڈھونڈتی ہوں میں

ہم نفس قسم تِری
تجھ پہ مر مِٹی ہوں میں

آج تک بیاء اُسے
کب سمجھ سکی ہوں میں

O

دشمنوں کی چالوں پر
مسکرا اُٹھی ہوں میں

اے خدا کرم تِرا
روز مانگتی ہوں میں

کتنے رُوپ بدلے تو
پھر تری ہوئی ہوں میں

کتنے رنگ ہیں تِرے
تجھ سے پوچھتی ہوں میں

رات کے اندھیرے میں
روشنی بنی ہوں میں

تجھ سے پیار تو نہیں
تجھ کو پُوجتی ہوں میں

جو رُکا نہ ایک پل
دَرد کی گھڑی ہوں میں

نو بیاہتا خوشی
دل میں پالتی ہوں میں

اے بیاء تری قسم
تجھ پہ مر مٹی ہوں میں

O

خواب دیکھتی ہوں میں
یا کہ خواب سی ہوں میں

آنکھ سے دلوں تلک
راہ ناپتی ہوں میں

راہزنوں کے گاؤں میں
راہ پر ڈٹی ہوں میں

منزلیں بدل گئیں
راستہ وہی ہوں میں

بحرِ عشق میں کبھی
ایک جل پری ہوں میں

کون آئے خواب میں
کیوں ڈری ڈری ہوں میں

خوشبو اک گلاب سی
بام پر دھری ہوں میں

آئینۂ ذات میں
پھر بیاء سجی ہوں میں

O

چھیل میں کھلی ہوں میں
پھول کاسنی ہوں میں

ہجر کی ہے یہ تپش
جس میں جل رہی ہوں میں

چُھو لیا وہ ہاتھ جب
خود سے جی اُٹھی ہوں میں

ہجر کی ہتھیلی پر
دفعتاً کُھلی ہوں میں

تو نے جب بھی کچھ کہا
شعر بن گئی ہوں میں

کیا بتاؤں میں بیاء
کب کی مر چکی ہوں میں

ایک شعر

ہم سے تو بس ہر عاقل نے پوچھا ہے
کاغذ کالے کرنے سے کیا فائدہ پایا

منظر

سامراجی خداؤں نے
مل کر
آدمیت کو
روند ڈالا ہے
عالم دُہائی دیتا ہے
پھر بھی
چُپ سی لگی ہے دُنیا کو
کان کر کے بند
آنکھیں موند بیٹھے ہیں

سراب

یہ دُنیا دیکھتی ہوں
اور سوچتی ہوں
سب خود کو سراہتے ہیں
شہرت چاہتے ہیں
وہ چاہتے ہیں ہر سُو
چھائے رہیں بس ہم
اور شُہرت نہ ہو کم
ہاں! سوچتی ہوں اس پل
جب خود یہ فانی ہیں

تو عارضی شُہرت کے پیچھے
بھاگتے ہیں کیوں
قانونِ فطرت کو
یہ جانتے تو ہیں
مگر مانتے نہیں

حاصل

زندگی کا ہر اک لمحہ
اور ہر لمحے کی خوشیاں
دوسروں پر وار دو
جس قدر بھی ہو سکے
ہر کسی کو پیار دو
اس کے بدلے میں اگر
اک محبت سے بھری
چاہت نظر
ہو میسر، تو سُنو
ہے یہی حاصل
ہماری زندگی کا
بندگی کا

کیوں؟

جب یہ طے ہے
فانی جگ کی
ہر شے فانی
اور فنا کی سمت رواں ہے
کوئی بھی پھر
اپنے آپ پہ یونہی
اتراتا کیوں ہے
اس دنیا کی رنگینی سے
جان و دل کو
لُبھاتا کیوں ہے
عیب
کماتا کیوں ہے

محبوب

کھیل نیارے عشق کے
رنگ چڑھائے خوب
او میرے محبوب!
میں طالب، میں طالب تیری
تو ازلی مطلوب
او میرے محبوب!
خُوب کے خواب دکھانے والے
ہُو کی جاگ لگانے والے
تُو خوبوں سے خُوب

او میرے محبوب!

سب سے نیاری، باوقار

تیرے روپ کی ہر جھلکار

سب سے الگ اسلوب

او میرے محبوب!

سعید اُردو

ایمان کے لیے ایک نظم

تیری چمکتی روشن آنکھیں
اور لبوں پر سجے سوال
کر دیتے ہیں مجھے نہال
کرتا ہے یہ دل اقرار
میری جاں تم
ہو قدرت کا وہ شہکار
جس کا نعم البدل
جہاں میں، کوئی نہیں
ہاں کوئی نہیں

عنایہ کے لیے ایک نظم

چم چم، چم چم چمکے
رُوپ یہ تیرا
کیا کہنے
مجھ کو دیکھ کے
چاہت سے
کلکاریاں بھرتی ہو تم جب
مجھ کو اپنے جیون پر
پہلے سے بھی زیادہ
فخر ہونے لگتا ہے

بھر جاتی ہیں خوشی سے آنکھیں

اور مرا دل

رونے لگتا ہے

ہنسنے لگتا ہے

یہ تیری معصوم محبت

کیسے بھُلا پاؤں گی میں

مجھے زندہ رکھے ہوئے ہے

استقامت

زندگی کی کٹھن مسافت میں
ہم سفر ساتھ چھوڑ جاتے ہیں
اور تنہائی آسرا ٹھہرے
مشکلیں امتحان بنتی ہیں
صبر سے کام لے اگر انساں
آخر کار کامیابی سے
ہمکنار ہوتا ہے یہ جیون
زندگی کی کٹھن مسافت
ہاں ضروری مگر استقامت ہے

اسرار

فضا کی دسترس میں
اَن گنت یہ رنگ سارے
دیکھ لیں تو
خوشی سے عمر بھر پھر
رہیں یہ لوگ ہر پل
دنگ سارے
یہی ہیں بھید فطرت کے
یہی ہیں راز قدرت کے
بدل سکتے نہیں ہر گز
ہیں جتنے رنگ چاہت کے
اگر ہم غور کر پائیں
سبھی اسرار کھُل جائیں

سکوتِ شام

سکوت شام کا
کسی طرح تو ٹُوٹے
ویران زندگی
چار سُو گھورتی سی خامشی
رینگتے ہوئے وہ پل
وقت کے حصار میں
جبر کی تپش سے جو پگھل گئے
اَن گنت حسین پل تھے
جنہیں
غم کے اژدھے نگل گئے

بھید فطرت کے

گھُلے ہوئے فضا میں
جتنے یہ رنگ ہیں
ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے
اک دوسرے کے سنگ ہیں
بھلے لگتے ہیں دیکھنے میں
دل کا سکون ہیں تو
ٹھنڈک نگاہ کی
کہیں اظہار ہیں تو
کہیں اسرار ہیں
دراصل یہ بھید
فطرت کے
بکھرے ہیں بیاء جی چارسو
چاہت کی ہیں یہ آبرو

احساس

میرے سر سے
غم کے بادل
یوں چھٹتے ہیں
جیسے شام سہانی
ڈھل جاتی ہے
جیسے سر سے
کوئی مصیبت
ٹل جاتی ہے

کاش

تو روانگی سے پہلے
میری سمت بھی پلٹ کر
اک پل جو دیکھ لیتا
مرے قلبِ مضطرب کو
کوئی پل قرار آتا
مرا من بھی چین پاتا

نتیجہ

کسی محفلِ طرب میں
کسی اَن کہی طلب میں

کسی آشنا کا ملنا
گلِ آرزو کا کھلنا

ہے وفاؤں نے کیا جی
کوئی معجزہ بیاء جی

ہے ناں ایکٹنگ بہت ضروری

دھیان میں اور کسی کو رکھنا
اور کسی سے باتیں کرنا
مصلحتاً خاموش بھی رہنا
اور اچانک ہنس بھی دینا
ایسی ویسی حرکتیں ساری
ایک ڈرامہ سا لگتی ہیں
ہے ناں سب کہ یہ مجبوری
ہے ناں ایکٹنگ بہت ضروری

اعتراف

یادوں کی ہتھیلی پر
اک تارا چمکتا ہے
اک پھول مہکتا ہے
اک روپ جھلکتا ہے
......کچھ من کی مرادیں ہیں
جو پوری نہ ہو پائیں
کچھ خواب دمکتے ہیں
کچھ رنگ دھنکتے ہیں
خوابوں سے جھلکتی ہوئی
تعبیر کی حسرت تھی
مجھ کو بھی محبت تھی

محبت عظیم جذبہ ہے

آج پھر تم کو سوچتی رہی میں
یاد کرتی رہی
وہ بیتے پل
کس قدر خوش گماں
سی رہتی تھی
کھل کے ہر بات
دل کی کہتی تھی
کس طرح جھوم جھوم جاتی تھی
تم سے مل کر میں
جب بھی آتی تھی
اور کہتی تھی خود سے خوش ہو کے

یہ ازل سے قدیم جذبہ ہے
ہاں محبت عظیم جذبہ ہے

آنکھیں

وقت کی سنگین آنکھیں
نوچ نوچ پھینکتی ہیں
سب حسین صورتوں کو
دل نشین مُورتوں کو

گلہ

مان لینے میں حرج ہی کیا تھا
تیرے سب فیصلوں کو
مان لیا
جانتے بوجھتے بھی کھائے زخم
غیر کو بھی عزیز جان لیا
بے ارادہ
سزائیں جھیلی ہیں
اور ستم گر نہ تجھ کو ٹھہرایا
جب بھی سوچا وفا کے بارے میں

بے سبب تُو ہی مجھ کو یاد آیا
وصل آمادہ ہجر کی راتیں
کاٹ لیں میں نے خامشی کے ساتھ
اور کوئی گلہ کیا ہی نہیں
وصل کے زہر کو پیا ہی نہیں

اردو

فکر

وصل کے دلنشیں ذائقوں کو
درد کی دسترس سے دُور کرو
عشق کیا ہے؟
سمجھنا ہے تو پھر
ہجر کا بھی ذرا شعور کرو

پھول سی صورت

بھیڑ میں ایک پھول سی صورت
لحظہ بھر کو دکھائی دی تھی
برسوں بیتے مگر یہ دل اس کو
بھول جانے کا نام لیتا نہیں

یادیں

پھول سی حسیں یادیں
چاک کر کے دیکھتی ہوں
ایک پل کو دل اپنا
خاک کر کے دیکھتی ہوں

یاد کی ہتھیلی

مضطرب یاد کی ہتھیلی میں

وَسوسے روز

پلتے رہتے ہیں

خواب در خواب

چلتے رہتے ہیں

بے وجہ زخم جلتے رہتے ہیں

احساس

افسردہ افسردہ چہرے
ہم جیسے حسّاس دلوں کو
زہرِ غم میں ڈبو دیتے ہیں
دِھیرے سے جب رو دیتے ہیں

وہم

سبز رُتوں میں
آ نکلے تھے......
سہمے سہمے سے کچھ پل
پت جھڑ جیسے......
دیئے بجھاتی
ظالم سرد ہواؤں جیسے
تھے وہ پل......
نا دیدہ جادوئی آنکھیں
لے لے کر بس نام تمہارا
مجھے پکارے جاتی تھیں وہ
اپنے پاس بلاتی تھیں وہ

خواب

پھول خواہش کے
کس قدر خوش رنگ
اور ستارے حسین لگتے تھے
مسکراتے ہوئے

مری جانب
پیار سے تم جو دیکھا کرتے تھے
دھڑکنیں ہوتی تھیں

بہت بے تاب
مجھ کو لگتے ہیں سارے پل
کوئی خواب......
آج بھی یاد کرنے لگتی ہوں
خود کو بے تاب کرنے لگتی ہوں

آہ وزاری

ایک شام
تیرے آنے کا سن کر
جلدی جلدی
میں نے گھر کے سارے
کام اور کاج نمٹا کے
تیرے استقبال کی خاطر
کیا کیا نہ تیاری کی
گجرے شجرے، گوٹے شوٹے
چھوڑو......

اب کیا کیا بتلاؤں

تیرے نہ آنے کا سن کر......

جانے کتنی صدیوں تک

یعنی آخری سانسوں تک

دل نے آہ وزاری کی

سخن اردو

انتظار

روز مجھ سے کہتا ہے
ایک دن میں آؤں گا
تم کو ساتھ ہی لے کر
میں یہاں سے جاؤں گا
اس سے پوچھتی ہوں یہ
تیرے اور میرے بیچ
پیار کا جو ہے بندھن
عمر کتنی ہے اس کی
چاندنی فضاؤں میں

سرد سی ہواؤں میں
مجھ کو ایسا کیوں لگا
تُو پلٹ کے آگیا
یہ تو ایک خواب ہے
مشکلوں کا باب ہے
یعنی اک سراب ہے
کرچیوں میں بٹ گیا
تیرگی سے اَٹ گیا
پھر بھی جان لو پیاء
آج کہتی ہے تمہیں
پَو کے پھوٹ جانے تک
سانس ٹوٹ جانے تک
تیرے لوٹ آنے تک
ساری رات جاگوں گی
تیری راہ دیکھوں گی

رُتیں سوگوار

درد کی تتلیاں بھٹکتی ہیں
کتنی مجبور ہیں رُتیں اب کے
ہو سکے تو میں تھام لوں ان کو
جو خیالوں کی لہریں اُبھری ہیں
ہجرتوں کا الاؤ اپنا ہے
جاگتی آنکھ کا یہ سپنا ہے
جھلملاہٹ کی اپنی آہٹ ہے
سُن سکو تو ذرا سنو اس کو
بانسری جیسی سُر بکھیرتی رُت

ذکر کرتی ہے بیتے موسم کا
اس کے ہمراہ آنے والی رُتیں
لحظہ بھر سوگوار رہتی ہیں
عمر بھر بے قرار رہتی ہیں

عالمی اردو

خواب اور سراب

رات کا آخری ستارا تھا
اور میں انتظار میں تیرے
کھول کے گھر کی کھڑکی
بیٹھی تھی
یوں لگا جیسے کوئی آتا ہے
رات کا آخری ستارا اب
سامنے میرے مسکراتا ہے
دل کی دھڑکن تھی
قابو سے باہر......

دیکھتے دیکھتے تمہاری راہ
پھر وہ منظر بدل گیا یکدم
روح پر چھا گیا انوکھا غم
جاگتی آنکھوں میں بھی......شاید کچھ
جاری و ساری خواب ہوتے ہیں
سارے جذبے سراب ہوتے ہیں

چوٹ

دردکے احساس سے اچانک ہم
اپنی آوازکھونے لگتے ہیں
دفعتاً چوٹ کوئی لگتی ہے
بے ضرر لوگ رونے لگتے ہیں

سچ

سچ کی گردن دبانے والے سُن
جھوٹ بے موت مرتے دیکھا ہے
میں نے کتنی بار تمھیں
کِرچیوں میں بکھرتے دیکھا ہے

تشریح

تتلی، پھول اور کلیاں
منظر کے ماتھے پہ سجی ہیں
چمک دمک دکھلاتے جھومر کی صورت
آنکھ کسی بھی طور نہ کر پائی تشریح
دھرتی دلہن کے جیسی شرمائی کیوں ہے
اس کے چہرے پر پھیلی رعنائی کیوں ہے

نیا کمال

رتوں کا بدلاؤ ہے کیسا
آنے والے سمے کا چہرہ
کون بتلائے کس نے دیکھا
اپنے اپنے حال میں گم ہیں
کچھ معصوم خیال
آنے والے وقت میں ہوگا
کوئی نیا کمال

سوال

کوئی چھوٹا بڑا نہیں اس دنیا میں
جتنے بھی انسان ہیں
سبھی برابر ہیں
یہی کتابوں میں لکھا ہے
اور یہی سنتے آئے ہیں
پھر یہ اونچ اور نیچ کی درجہ بندی کیوں ہے؟
مال وزر والوں میں خود پسندی کیوں ہے؟

اجازت

دل کے اطراف میں پھیلی سوچیں
فاختاؤں کی طرح ہیں معصوم
نوچنے آئے ہیں گِدھ اور چیلیں
ان اندھیروں کا چلن بدلے تو
ہم بھی جی بھر کے کسی دن رولیں
تو نہیں ہوتا ہمارا تو
ہم ہی چُپکے سے تمہارے ہولیں

دریائے محبت

رواں دواں ہے
جو دریائے محبت
تو اس کی لہروں سے
منعکس ہوتی
روشنی پر ذرا غور کرنا
دھنک رنگ منظر کے
پھیلاؤ میں نُور کیسا گھلا ہے
محبت کا دامن کشادہ ہے کتنا
محبت کا آنگن زیادہ ہے کتنا

بازگشت

وجود ولا وجود

کے مابین

اک عجیب کھینچا تانی ہے رہتی

غور کرنے پہ بھی ہمیں اکثر

وجہ معلوم ہو نہیں پاتی

''کُن'' سے پہلے کا کوئی راز ہے جو

تیری آنکھوں میں مسکراتا ہے

پہلے مِلنے کو یہ بلاتا ہے

پھر مرے حوصلے بڑھاتا ہے

ایک رم جھم سی آرزوؤں کی

دھند میں جھانکتی ہے دھیرے سے

اور پھر مجھ کو تھام لیتی ہے

حقیقت

وقت کی لہریں
بہتی جائیں
اک دُوجے سے
کہتی جائیں
جو آیا ہے
اک نہ اک دن
لوٹ کے اس کو
جانا ہے
سب کا دور ٹھکانہ ہے

کئی خواب ٹوٹے

مضافاتِ جاں میں
فقط تیری یادیں
بنی میری منزلیں
مضافاتِ جاں میں
تلاشِ وفا کے
سفر پر چلی تو
کئی خواب ٹوٹے
کئی ساتھ چھوٹے
سہارا ہمارا
کوئی کیسے بنتا
کہ ہر شخص کو تھی
پڑی اپنی اپنی

سنہری یاد

اک ساعت میں ہو گئیں روشن
دیکھتے دیکھتے تمنائیں
اس کی آنکھوں میں ایسا جادو تھا
کب ہمیں اپنے دل پہ قابو تھا

نصیحت

اوپر نیچے
دائیں بائیں
کبھی نہ دیکھنا لڑکی
پھر آنکھ ہے میری ''پھڑکی''

دفعتہً

آہستہ آہستہ چلتا
دفعتہً
اک روز میرا دل
دھڑکا اتنی شدت سے
پگھل گئی میں
حدت سے

حرزِ جاں

کیا کچھ سوچا تھا لیکن
تم سے ملی تو
اور تُو نے جب
دل میں میرے قیام کیا
دل مٹھی میں تھام لیا
ہر شے بھول گئی مجھ کو
بس دھیرے سے حرزِ جاں
تیرا نام کیا

مسکراہٹ

پھول کھلے یا
کوئی بچّہ
آہستہ سے مُسکائے
سارا جگ
روشن ہو جائے

قیاس

پلک پلک
اک غم کا سایہ
دیکھ کے میرا
دل بھر آیا
بوجھ اٹھاتی آنکھ ملاتی
اکثر
چھم سے خالی ہو جاتی ہے
سوکھی ڈالی ہو جاتی ہے
غم کا بوجھ اٹھانا کوئی
اتنا بھی آسان نہیں ہے
جتنا ہم نے سمجھ لیا تھا

ایک سچ

زندگی کی راہ میں
آدمی اکیلا تھا
بس ذرا سی
غفلت سے
یعنی
فانی دنیا سے
بیٹھا لَو لگائے
اور باندھے امیدیں
کچّے دھاگے جیسی
کچی آرزوئیں جب
ٹوٹ پھوٹ جاتی ہیں
تو بہت رلاتی ہیں

سانس کی ڈوری

سانس در سانس

یہ گزرتے پل
کیسی خوش فہمیوں میں
کٹتے ہیں
کتنے منصوبے باندھے جاتے ہیں
فیصلے خود سے ٹوٹ جاتے ہیں
یہ ارادوں کی توڑ پھوڑ آخر
توڑ دیتی ہے سانس کی ڈوری
جس کی پھر سے گرہ
نہیں لگتی
اور خوش فہمیاں
نہیں پلتیں

سوچ

کب بدلتی ہے
عمر دھیرے سے
جس پل
آگے کو سرکتی ہے

مشورہ

لوگ خوش ہیں
ہمیں جُدا کر کے
حوصلہ ہے تو
لوٹ آؤ تم

اردو

ہمدم

ہمدم اک آواز جو
میرے کان پڑی
دھیرے دھیرے
چہرے پر
مسکان پڑی
کوئی پرندہ چہک رہا تھا
اور من میرا
مہک رہا تھا

روگ

مستقل روگ سے
لگے ہوئے ہیں
تم مسائل انہیں سمجھتے ہو
ان کا حل
تم سے ہو نہ پائے گا

عشق

عشق اللہ ہے
عشق محمدؐ ہے
عشق قرآن ہے
عشق رحمان ہے
عشق آسمان ہے
عشق زبان ہے
عشق ایمان ہے
عشق فرمان ہے
عشق مہربان ہے

عشق گمان ہے
عشق داستان ہے
عشق بادبان ہے
عشق حال ہے
عشق مثال ہے
عشق جمال ہے
عشق کمال ہے
عشق سوال ہے
عشق نہال ہے
عشق دھمال ہے
عشق محال ہے
عشق دعا ہے
عشق دَوا ہے
عشق ہَوا ہے
عشق وفا ہے
عشق جزا ہے

عشق ردا ہے
عشق رحیم ہے
عشق کلیم ہے
عشق علیم ہے
عشق قلم ہے
عشق علم ہے
عشق کرم ہے
عشق حرم ہے
عشق بھرم ہے
عشق جنم ہے
عشق صنم ہے
عشق نجات ہے
عشق کتاب ہے
عشق حجاب ہے
عشق آفتاب ہے
عشق مہتاب ہے

عشق ثواب ہے
عشق شراب ہے
عشق طواف ہے
عشق شفاف ہے
عشق اخلاق ہے
عشق اخلاص ہے
عشق میثاق ہے
عشق رزّاق ہے
عشق تریاق ہے
عشق پانی ہے
عشق روانی ہے
عشق لافانی ہے
عشق وجدانی ہے
عشق حیرانی ہے
عشق زندانی ہے
عشق ربّانی ہے

عشق آسانی ہے
عشق پاک ہے
عشق پوشاک ہے
عشق لولاک ہے
عشق فراق ہے
عشق اِدراک ہے
عشق بے باک ہے
عشق ایثار ہے
عشق سرشار ہے
عشق آزار ہے
عشق اظہار ہے
عشق اَوتار ہے
عشق پتوار ہے
عشق گُلکاری ہے
عشق کشیدہ کاری ہے
عشق خماری ہے

عشق سواری ہے
عشق چنگاری ہے
عشق آبیاری ہے
عشق پارسائی ہے
عشق مہک ہے
عشق فلک ہے
عشق جھلک ہے
عشق کسک ہے
عشق کُمک ہے
عشق بھٹک ہے
عشق سہارا ہے
عشق ستارا ہے
عشق کنارا ہے
عشق نظارا ہے
عشق شرارا ہے
عشق خسارا ہے

عشق اشارہ ہے
عشق نُور ہے
عشق سرُور ہے
عشق مسرُور ہے
عشق جہات ہے
عشق رہِ نجات ہے
عشق کائنات ہے
عشق فرات ہے
عشق حق ہے
عشق سچ ہے
عشق آگ ہے
عشق ناگ ہے
عشق بھاگ ہے
عشق سہاگ ہے
عشق پرواز ہے
عشق راز ہے

عشق وفادار ہے
عشق دلدار ہے
عشق گلزار ہے
عشق مہکار ہے
عشق دشوار ہے
عشق سکون ہے
عشق جنون ہے
عشق شگون ہے
عشق ستون ہے
عشق فسون ہے
عشق اِلہام ہے
عشق ابہام ہے
عشق الزام ہے
عشق اِکرام ہے
عشق نیام ہے
عشق سلام ہے

عشق آرام ہے
عشق گفتگو ہے
عشق جستجُو ہے
عشق رُوبرو ہے
عشق آرزو ہے
عشق آبرو ہے
عشق خوبرو ہے
عشق مدینہ ہے
عشق سینہ ہے
عشق قرینہ ہے
عشق سفینہ ہے
عشق خزینہ ہے
عشق جینا ہے
عشق مرنا ہے
عشق تقدیر ہے
عشق شمشیر ہے

عشق شبّیر ہے

عشق تکبیر ہے

عشق جاگیر ہے

عشق تاثیر ہے

عشق پیر ہے

عشق فقیر ہے

عشق ہیر ہے

عشق اَدب ہے

عشق آداب ہے

عشق عبادت ہے

عشق زیارت ہے

عشق بشارت ہے

عشق ریاضت ہے

عشق سعادت ہے

عشق رفاقت ہے

عشق صداقت ہے

عشق شفاعت ہے
عشق سخاوت ہے
عشق عنایت ہے
عشق اعجاز ہے
عشق نیاز ہے
عشق مجاز ہے
عشق فراز ہے
عشق نواز ہے
عشق سُر ہے
عشق تال ہے
عشق سوال ہے
عشق اقبال ہے
عشق وصال ہے
عشق جلال ہے
عشق لگاؤ ہے
عشق جھکاؤ ہے

عشق گھاؤ ہے
عشق الاؤ ہے
عشق پڑاؤ ہے
عشق ناؤ ہے
عشق بچاؤ ہے
عشق وعدہ ہے
عشق آمادہ ہے
عشق لبادہ ہے
عشق جادہ ہے
عشق دلدادہ ہے
عشق حیا ہے
عشق بقا ہے
عشق فنا ہے
عشق جزا ہے
عشق بے پروا ہے
عشق رہِ خُدا ہے

عشق یقین ہے
عشق مکین ہے
عشق حسین ہے
عشق زمین ہے
عشق امین ہے
عشق رنگین ہے
عشق موج ہے
عشق لہر ہے
عشق مستی ہے
عشق خامشی ہے
عشق ہستی ہے
عشق بستی ہے
عشق فریاد ہے
عشق آزاد ہے
عشق برباد ہے
عشق ہمزاد ہے

عشق بیداد ہے
عشق ساز ہے
عشق آواز ہے
عشق انداز ہے

عشق لا محدود ہے
عشق تکمیلِ ذات ہے
عشق تخلیقِ ذات ہے

شاعری وہ چراغ ہے جو دل کے معبد میں خود بخود جل اٹھتا ہے۔ خالص اور جینوئن شاعری کی فکر بھی خود رو پھولوں کی خوشبو کی طرح ہوتی ہے۔ ریا جی کی شاعری پڑھ کر پہلا تاثر یہی ابھرتا ہے کہ وہ جو لکھتی ہیں اس پر کسی استادانہ بھوت کا سایہ نہیں ہے۔ اصل میں مردوں کے اس سماج میں خواتین تخلیق کاروں کا سروائیول (Survival) آسان نہیں۔ عموماً شاعرات کی شاعری پر شبے کا گمان کیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ مکمل سچ نہیں ہے۔ بعض شاعرات مردانہ و زنانہ کی تقسیم سے بالا اپنے ہونے کا احساس دلاتی ہیں۔ ریا جی بھی ان تخلیق کاروں میں سے ایک ہیں۔ وہ رنگوں کی زبان سے بھی آشنا ہیں۔ شاید یہی سبب ہے کہ ان مصرعوں اور شعروں میں فطرت کی رنگا رنگی نمایاں ہے۔ کبھی کبھی تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ شاعری جنگل کے پھولوں کی طرح اپنے آپ میں گم اور اپنے جمالیاتی باطن میں مست الست ہے۔ اس میں کچے امرودوں، سرسوں کے پیلے پھولوں اور سوندھی مٹی کی مہک کا امتزاج محسوس کیا جا سکتا ہے۔ ریا جی کے اشعار کو بار بار پڑھا تو احساس ہوتا ہے کہ ان میں ایک صوفیانہ لہر کی جھلکیاں زیر و بم کی صورت میں ڈھلتی نظر آتی ہیں۔ بعض غزلیں کافیوں کے اسلوب میں دھرتی کے رنگ میں گندھی ہوئی ملتی ہیں۔ ان کے ہاں عجز و نیاز کے پرتو کے ساتھ ساتھ ہجر کی سلگتی دھونی اور بارشوں کی رم جھم کی آواز بھی نمایاں ہے۔ مختلف آوازوں میں ایک سچی کھری اور انوکھی آواز میرے لیے حیرت و انبساط کا باعث ہے۔ بہت سی برکتوں اور دعاؤں کے ساتھ انشاء اللہ یہ شاعری قارئین کے دلوں کو چھونے کا درجہ حاصل کرے گی۔

پروفیسر ڈاکٹر اختر شمار

ایف سی کالج یونیورسٹی لاہور۔

۳۱ جنوری ۲۰۱۸ء۔

مکتبہ فجر